

## 202827-زیرناف اور بغلوں کے بال زائل کرنے کی حکمت

سوال

زیرناف اور بغلوں کے بال مونڈنے کی وجہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ کس طرح بال مونڈتے تھے؟ کیا زیرناف اور بغلوں کے بال کترنا کافی ہو گایا مونڈنا لازمی ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

حدیث مبارکہ میں واضح ہے کہ زیرناف اور بغلوں کے بال زائل کرنا شرعاً عمل ہے، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (پانچ چیزوں فطرت میں شامل ہیں: خلثتہ کرنا، [زیرناف بال زائل کرنے کے لیے] استعمال کرنا، ناخن کاٹنا، بغلوں کے بال نوچنا اور موچھیں کٹوانا۔) اس حدیث کو امام بخاری: (5889) اور مسلم: (257) نے روایت کیا ہے۔

انسانی جسم سے ان دونوں جگہوں کو بالوں سے صاف کرنے کی حکمت - اللہ اعلم - یہ ہو سکتی ہے کہ ان جگہوں کو بالوں سے صاف رکھنے پر صفائی سترہ ای اچھی طرح ہو گی، نیز اگر بال زیادہ ہو جائیں تو بدبو بھی آنے لگتی ہے، اس کے علاوہ بھی اس کے فوائد اور گران مایہ حکمتیں ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"[حدیث مبارکہ میں مذکور] ان فطری امور کے دینی اور دنیاوی کافی فوائد ہیں، انہیں تلاش کرنے سے معلوم کیا جاسکتا ہے، مثلاً: اس سے انسان کا منظر اچھا ہو جاتا ہے، ان کا اہتمام کرنے سے پورا جسم صاف سترہ رہتا ہے، دونوں قسم کی طہارت بھی اچھے سے ہوتی ہے، قریب بیٹھنے والے کو بدبو وغیرہ بھی نہیں آتی، ان فطری چیزوں کا اہتمام کرنے سے جو سی، یہودی، نصاری اور بنت پرستوں کی مخالفت بھی ہوتی ہے، اور شریعت پر عمل بھی ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ خوب صورت شکل کی خاکہت بھی ہوتی ہے جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: **{وَصَوَرَ كُلَّ فَأْخَنْ صُورَ كُلَّ}**۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہاری شکلیں بنائیں تو بہت اچھی بنائیں میں۔

تو چونکہ ان فطری امور کا خیال رکھنے کا اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شکل و صورت سے تعلق ہے تو گویا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ: تمہاری شکلیں اللہ تعالیٰ نے خوبصورت بنائیں اس لیے نہیں مت بکار ہو۔ یا یوں کہا گیا ہے کہ: ایسے اقدامات تسلیل سے کرو جن سے تمہارا حسن برقرار رہے۔

یہی وجہ ہے کہ ان فطری چیزوں کا خیال: مروت بھی ہے اور باہمی تعلق بڑھنے کا ذریعہ بھی ہے؛ کیونکہ جب انسان خوبصورت شکل میں سامنے آتے تو اس سے کھل کر بات کرنا قدرے زیادہ آسان ہوتا ہے، اور اس کی بات تسلیم بھی کی جاتی ہے، اس کی رائے کی قدر ہوتی ہے، جبکہ انسانی مظہر اچھا نہ ہو تو رد عمل بالکل بر عکس ہوتا ہے۔ "ختم شد

ما خود از: فتح ابصاری

دوم :

عبد النبوت میں بال مونڈنے کے لیے زیادہ تر استعمال کیا جاتا تھا۔

جیسے کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ : "ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوے میں تھے، جب ہم مدینہ کے قریب آگئے اور مددینے میں داخل ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (ثُبُرُوا هُم راتٍ يَعْنِي عَثَارَةً وَقَتْ دَاخِلٍ ہُوَنَّ گے، تَالَّكَ پَرْ أَنْدَهُ بَالَّوْنَ وَالِّي اَسْبَنَّ بَالَّوْنَ سَفَوَرَلَے، اُوْرَجَسْ كَاغَوَنَدَغَائِبْ ہُوَهَ اَسْتَرَأْتَبْ ہُوَهَ اَسْتَرَأْتَبْ ہُوَهَ اَسْتَعْمَالَ كَرَلَے)"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ "فتح الباری" میں کہتے ہیں :  
"یعنی مطلب یہ ہے کہ جس کا خاوند جاود پر گیا ہوا تھا وہ اپنے جسم کے غیر ضروری بالوں کو صاف کر لے، بالوں کو صاف کرنے کے لیے استعمال کرنے کا تذکرہ کیا ہے، کیونکہ عام طور پر اس وقت استرائی استعمال کرتے تھے، اس حدیث میں ایسا کچھ نہیں ہے کہ استرے کے علاوہ کسی اور جیزے بال صاف نہیں کیے جاسکتے۔" ختم شد

اسی طرح صحیح بخاری : (3989) میں نجیب بن عدی رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں ہے کہ : "جب لوگوں نے نجیب کو قتل کرنے کا عزم کریا تو نجیب نے حارث کی بیٹیوں میں سے کسی سے [این جسمانی صفائی کے لیے] استرائیکا تو اس نے نجیب کو استرادے دیا۔۔۔" الحدیث

اسی طرح مسند احمد : (26705) میں معمربن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ : "جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں میں اپنی حج کی قربانی نحر کر لی تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے بال مونڈوں، تو میں آپ کے سر کے پاس کھڑا ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا : (معمربن حیان کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے اپنے کان کی لوپکڑنے کا موقع دیا ہے، اور تمہارے ہاتھ میں استرائی ہے۔۔۔)" الحدیث

سوم :

زیرناfat بال مونڈناست ہے، جبکہ بغلوں کے بالوں کے متعلق سنت یہ ہے کہ انہیں نوچا جائے، تاہم اگر کوئی شخص انہیں کتریتا ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن یہ بہتر نہیں ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنى" (1/65) میں کہتے ہیں :  
"استرائی استعمال کرنا : یعنی زیرناfat بال مونڈن؛ مسح عالم ہے۔ کیونکہ یہ بھی فطری امور میں شامل ہے، اگر بال نہ مونڈے جائیں تو بدبوپیدا ہو جاتی ہے، اس لیے بالوں کو زائل کرنا مسح قرار پایا۔ بال صاف کرنے کے لیے کوئی بھی ذریعہ اپنایا جاسکتا ہے، کیونکہ اصل مقصود بال صاف کرنا ہے۔ چنانچہ ابو عبد اللہ [یعنی : امام احمد رحمہ اللہ] سے عرض کیا گیا : ایک شخص زیرناfat بال قینچی سے کاٹتا ہے، مکمل مونڈن نہیں ہے تو آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا : مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔" ختم شد

اسی طرح علامہ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"استرے کا استعمال زیرناfat بال صاف کرنے کے لیے ہوتا ہے، اور یہ سنت ہے۔ مقصد یہ ہے کہ زیرناfat جگہ صاف ہو، ان بالوں کو صاف کرنے کے لیے بہتر یہ ہے کہ انہیں مونڈ دیا جائے، تاہم قینچی سے کرنا، یا انہیں نوچا، یا بال صفا پاؤڈر وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے۔۔۔ جبکہ بغلوں کے بال نوچ کر صاف کرنا متفقہ طور پر مسنون ہے، اگر کوئی شخص بال نوچ کر بغل صاف کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو اس کے لیے بال نوچ کر جی صاف کرنا افضل ہے، تاہم بغلوں کی صفائی بالوں کو مونڈ کریا بال صفا پاؤڈر سے کی جا سکتی ہے۔ ایک بار یونس بن عبد الاعلیٰ کہتے ہیں کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس گیا تو آپ کے پاس ناتی موجود تھا جو آپ کی بغلیں استرے سے مونڈ کر صاف کر رہا تھا۔ اس پر امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا : مجھے علم ہے کہ بغلوں کو صاف کرنے کے لیے سنت طریقہ بالوں کو نوچنے کا ہی ہے، لیکن مجھ سے تکلیف برداشت نہیں ہوتی۔" ختم شد

"شرح مسلم" از نووی : (3/149)

واللہ اعلم